

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو باون

حزقی ایل کی دو لکڑیوں کی رمزیت: پیش گوئی اور نجات کے سفر

Jeff Pippenger

2024-03-22

ہم حزقی ایل باب سینتیس کی خطِ پیشگوئی پر غور کر رہے ہیں، جو پہلے ساتویں نرسنگ کے بچنے اور لاوڈکیہ کو پیغام کی نشاندہی کرتی ہے—جن کے نتیجے میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کا لشکر برپا ہوتا ہے۔ پھر حزقی ایل اسی خط کو دہراتا اور وسیع کرتا ہے، جب وہ اسرائیل کی شمالی اور جنوبی مملکتوں کے دو عصاؤں کے ملائے جانے کو پیش کرتا ہے، بطور تمثیل اُس عمل کے جس کے ذریعے الوہیت اور انسانیت ساتویں نرسنگ کے بچنے کے زمانے میں باہم متحد کی جاتی ہیں۔ جب وہ دونوں قومیں ایک ہو کر ایک ہی قوم بن جاتی ہیں، تو حزقی ایل تصریح کرتا ہے کہ اُن پر ایک بادشاہ ہوگا، اور پھر وہ اُس ابدی عہد کو بیان کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ تکمیل کو پہنچنے والا عہد ہے، اس پر زور دیتے ہوئے کہ اُن آخری ایام کے عہد کے لوگوں کے درمیان خدا کا مقدس ابد تک رہے گا۔

ہم نے اس خط میں سن 1844 میں یوحنا کے ہیکل کی پیمائش کے کام کو شامل کیا ہے، جس کے ذریعے 11 ستمبر 2001 کو شروع ہونے والی آخری پیمائش کی تمثیل قائم ہوتی ہے۔ اس پیمائش کا ذکر زکریا بھی کرتا ہے، اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ یہ پیمائش اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب خدا ایک بار پھر یروشلم کو اُس شہر کے طور پر برگزیدہ کرتا ہے جہاں وہ اپنا نام رکھے۔ ہم ہیکل کے تشکیل دینے والے اجزاء اور اسرائیل کی شمالی و جنوبی مملکتوں کی دو لائھیوں کے درمیان ایک تشبیہ قائم کر رہے ہیں۔ مسیح کا یہ کام کہ وہ اپنی الوہیت کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی بشریت کے ساتھ یکجا کرے، اُن دو پیش گوئیوں میں نمائندہ طور پر پیش کیا گیا ہے جو شمالی اور جنوبی مملکتوں پر نازل کی گئی دو ہزار پانچ سو بیس برس کی پراگندگی سے متعلق ہیں، اور یہ سب دو ہزار تین سو برس کی پیش گوئی کے ساتھ مربوط ہے۔

انجیل کی خدمت میں حزقی ایل کی لکڑیوں سے کیا مراد ہے، یہ جاننے کے لیے انجیل کی بنیادی سمجھ ضروری ہے۔ مسیح نے چار ہزار برس کی موروثی کمزوری کے بعد ہماری گری ہوئی بشریت کو قبول کیا، جو مریم کے ذریعے اُن تک منتقل ہوئی تھی۔ ہمارے نمونے کے طور پر، اُنہوں نے یہ دکھایا کہ اپنی مرضی کو برتتے ہوئے اسے اپنے باپ کی مرضی کے سپرد کرنے سے، ہم بھی اپنی مرضی کو اُس کی مرضی کے تابع کر کے اسی طرح غالب آ سکتے ہیں جیسے وہ غالب آیا۔ ہماری مرضی نیکی یا بدی کے لیے ہمارے دماغ میں بروئے کار آتی ہے، اور دماغ روح کا قلعہ ہے۔

وہ طالب علم جو دو مدتوں کا کام ایک میں سمیٹنے کی خواہش رکھتا ہے، اسے اس معاملے میں اپنی مرضی کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ دوہرا کام اپنے ذمے لینا اکثر لوگوں کے لیے ذہن پر حد سے زیادہ بوجھ ڈالنے اور مناسب جسمانی ورزش سے غفلت برتنے کے مترادف ہوتا ہے۔ یہ سمجھنا معقول نہیں کہ ذہن ذہنی غذا کی ضرورت سے زیادہ مقدار کو سمجھ بھی لے اور ہضم بھی کر لے؛ جس طرح ہاضمے کے اعضا پر بوجھ ڈال کر معدے کو آرام کے وقفے نہ دینا بڑا گناہ ہے، اسی طرح ذہن کو زیادہ کھلانا بھی اتنا ہی بڑا گناہ ہے۔ دماغ پورے انسان کا قلعہ ہے، اور کھانے، پہننے یا سونے کی غلط عادتیں دماغ کو متاثر کرتی ہیں اور اس چیز کے حاصل ہونے میں مانع بنتی ہیں جس کی طالب علم خواہش رکھتا ہے، یعنی اچھا ذہنی نظم و ضبط۔ جسم کا کوئی بھی حصہ جس کے ساتھ خیال اور توجہ سے پیش نہ آیا جائے، اپنی چوٹ کی خیر دماغ تک پہنچا دیتا ہے۔ نوجوانوں کو یہ سکھانے میں کہ وہ اپنی صحت کیسے محفوظ رکھیں، بہت صبر اور ثابت قدمی سے کام لیا جانا چاہیے۔ اس بارے میں انہیں اچھی طرح واقف کیا جائے تاکہ ہر پٹھا اور ہر عضو اس قدر مضبوط اور

تربیت یافتہ ہو جائے کہ اختیاری یا غیر اختیاری عمل میں بہترین صحت کے نتائج برآمد ہوں، اور دماغ مطالعہ کے بوجھ کو سنبھالنے کے لیے توانا ہو جائے۔ کرسچن ایجوکیشن، 124۔

ابدی عہد کا کام یہ ہے کہ خدا کا قانون ہمارے دلوں اور ذہنوں پر لکھا جائے، اور ہمارا دل اور ہمارا ذہن دونوں "ہماری روحوں کا قلعہ" میں موجود ہیں، جو کہ ہمارا دماغ ہے۔

کسی مرد یا عورت کا ذہن پاکی اور تقدس سے پستی، فساد اور جرم تک ایک لمحے میں نہیں گرتا۔ انسان کو الہی میں بدلنے کے لیے وقت لگتا ہے، یا خدا کی صورت پر بنے ہوئے لوگوں کو وحشیانہ یا شیطانی درجے تک گرانے کے لیے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔ مشاہدہ ہمیں بدل دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے خالق کی صورت پر بنایا گیا ہے، انسان اپنے ذہن کی ایسی تربیت کر سکتا ہے کہ جس گناہ سے وہ کبھی گھن کھاتا تھا وہ اسے خوشگوار معلوم ہونے لگے۔ جب وہ جاگتے رہنے اور دعا کرنے سے باز آتا ہے تو قلعہ، یعنی دل، کی نگہبانی چھوڑ دیتا ہے اور گناہ اور جرم میں لگ جاتا ہے۔ ذہن پست ہو جاتا ہے، اور جب اسے اس طرح تربیت دی جا رہی ہو کہ وہ اخلاقی اور فکری قوتوں کو غلام بنا کر انہیں گھٹیا نفسانی خواہشات کے تابع کر دے، تو ایسی حالت میں اسے فساد سے بلند کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ نفسانی ذہن کے خلاف مسلسل جنگ برقرار رکھنی چاہیے؛ اور ہمیں خدا کے فضل کے پاک کرنے والے اثر کی مدد درکار ہے، جو ذہن کو اوپر کی طرف کھینچے گا اور اسے پاک و مقدس باتوں پر غور و فکر کی عادت ڈال دے گا۔ ایڈونٹسٹ ہوم، 330۔

"ذہن"، "دل"، "دماغ" ہی "روح کا قلعہ" ہے۔ قلعہ ایک معقل ہے جسے گناہ کے داخلے سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔

باپ کے حضور اپنی دعا میں، مسیح نے دنیا کو ایک ایسا سبق دیا جو ذہن اور روح پر نقش ہو جانا چاہیے۔ "یہی ابدی زندگی ہے،" اُس نے کہا، "کہ وہ تجھے، جو واحد حقیقی خدا ہے، جانیں، اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔" یوحنا 3:17۔ یہ حقیقی تعلیم ہے۔ یہ قوت عطا کرتی ہے۔ خدا اور یسوع مسیح—جسے اُس نے بھیجا—کی تجرباتی معرفت انسان کو خدا کی شبیہ میں بدل دیتی ہے۔ یہ انسان کو اپنے آپ پر دسترس عطا کرتی ہے، اُس کی پست فطرت کے ہر جزیے اور خواہش کو ذہن کی اعلیٰ تر قوتوں کے تابع کر دیتی ہے۔ یہ اپنے حامل کو خدا کا فرزند اور آسمان کا وارث بنا دیتی ہے۔ یہ اسے لامحدود ہستی کے ذہن کے ساتھ رفاقت میں لے آتی ہے، اور کائنات کے گراں قدر خزانے اس پر وا کر دیتی ہے۔ "مسیح کی تمثیلوں کے اسباق، 114۔

"اعلیٰ قوتیں" اس لیے بروئے کار لائی جانی چاہئیں کہ "کم تر فطرت کے جذبات و خواہشات" پر قابو پا کر انہیں مطیع بنایا جائے۔ اعلیٰ قوتیں ذہن میں واقع ہیں، اور "لا متناہی ہستی کے ذہن سے رفاقت" ہی وہ چیز ہے جو "انسان کو خدا کی صورت میں ڈھال دیتی ہے۔" ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں ایک طبقے میں حیوان کی صورت بنتی ہے اور دوسرے طبقے میں مسیح کی صورت۔ اس تبدیلی کو مکمل کرنے والی چیز ذہنوں کا اتصال ہے۔ جن کے پاس پولس کے بیان کے مطابق نفسانی یا جسمانی ذہن ہے، وہ جسم—یعنی حیوان—کی صورت بناتے ہیں۔ اور جنہوں نے مسیح کا ذہن پا لیا ہے، وہ مسیح کی صورت بناتے ہیں۔ عہد کا وعدہ یہ ہے کہ اگرچہ ہم سب نفسانی ذہن لے کر پیدا ہوئے تھے، مگر ایمان لانے کے وقت ہم مسیح کا ذہن پا سکتے ہیں۔

تم میں وہی ذہن ہو جو مسیح یسوع میں بھی تھا: جو خدا کی صورت میں ہوتے ہوئے بھی، خدا کے برابر ہونے کو غصب نہ سمجھا؛ بلکہ اس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا، اور خادم کی صورت اختیار کی، اور انسانوں کی مانند بن گیا۔ اور انسان کی حیثیت میں پایا جا کر، اس نے اپنے آپ کو فروتن کیا اور موت تک، بلکہ صلیب کی موت تک، فرمانبردار رہا۔ فلپیوں 2:5-8۔

ہم میں مسیح کا ذہن ہونا چاہیے، جیسا کہ وہ مسیح میں بھی تھا، کیونکہ ہم اُس کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس وہ ذہن نہیں؛ ہمارے پاس جسمانی ذہن ہے، جو گناہ کے ہاتھ بکا ہوا ہے۔

پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں، اُن پر سزا کا کوئی حکم نہیں۔ کیونکہ مسیح یسوع میں زندگی دینے والی روح کی شریعت نے مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ شریعت جسم کی کمزوری کے باعث نہ کر سکی، خدا نے اپنے ہی بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی مانند بھیج کر، اور گناہ کے سبب سے، جسم ہی میں گناہ کو مجرم ٹھہرایا۔ تاکہ شریعت کی راستبازی ہم میں پوری ہو جائے، ہم جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ جسم کے پیچھے چلتے ہیں وہ جسم کی باتوں کا خیال رکھتے ہیں، لیکن جو روح کے پیچھے ہیں وہ روح کی باتوں کا۔ کیونکہ جسمانی ذہن رکھنا موت ہے، لیکن روحانی ذہن رکھنا زندگی اور سلامتی ہے۔ اس لیے کہ جسمانی ذہن خدا سے عداوت رکھتا ہے؛ کیونکہ وہ نہ خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتا ہے۔ پس جو لوگ جسم میں ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ لیکن تم جسم میں نہیں بلکہ روح میں ہو، اگر واقعی خدا کا روح تم میں بستا ہے۔ اور اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں، تو وہ اُس کا نہیں۔ اور اگر مسیح تم میں ہے، تو جو جسم گناہ کے سبب مردہ ہے، لیکن روح راستبازی کے سبب زندگی ہے۔ رومیوں 8:1-10۔

روح کے مطابق ہونا زندگی ہے، اور جسم کے مطابق ہونا موت ہے۔ جسم کم تر فطرت ہے؛ یہ ہمارے جذبات کا منبع ہے۔ جسمانی کم تر فطرت پر اعلیٰ فطرت کی حکمرانی ہونی چاہیے، اور یہ اس طرح ممکن ہوتا ہے کہ ہم اپنے ارادے کو روح القدس کے تابع کر کے بروئے کار لاتے ہیں۔ ہمارے بلند تر نفسانی اذہان یہاں اور ابھی تبدیل ہو سکتے ہیں، مگر ہماری کم تر فطرت کی تبدیلی کے لیے دوسری آمد تک انتظار کرنا ہوگا۔

حزقی ایل کی دو لکڑیاں ایک ایسی لکڑی کی نشاندہی کرتی ہیں جسے صحن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور وہ لکڑی 1798 میں اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ اسے بالکل برابر طور پر تقسیم کیا گیا تھا: بت پرستی کے بارہ سو ساٹھ سال جن میں لشکر کو روندا گیا، اور پاپائیت کے بارہ سو ساٹھ سال جن میں لشکر کو روندا گیا۔ وہ لکڑی خدا کے مقدس کی پامالی کی نمائندگی نہیں کرتی تھی، کیونکہ خدا کا مقدس جنوبی بادشاہت میں واقع تھا۔ وہ لشکر جسے بت پرستی اور پاپائیت نے روندا، ایک انسانی ہیکل تھا، مگر جنوبی بادشاہت کے حوالے سے وہ بدن تھا، اور جنوبی بادشاہت وہ جگہ تھی جہاں خدا نے سر رکھنا پسند کیا تھا۔ شمالی بادشاہت بدن تھی، جنوبی بادشاہت سر تھی۔

شمالی مملکت کی بارہ سو ساٹھ برس کی دو تقسیمات نے ہیکل بدن میں گناہ کے دو مختلف میلانات کی نمائندگی کی، یعنی موروثی اور پرورش یافتہ میلانات کی۔ بت پرستی ہیکل بدن میں گناہ کے موروثی میلانات کی علامت تھی، اور پاپائیت کی جانب سے بت پرستی کے دین کو اختیار کرنا گناہ کے پرورش یافتہ میلانات کی نمائندگی کرتا ہے۔ دونوں صورتوں میں ہیکل بدن دوسری آمد تک متحول نہیں ہو سکتا تھا؛ لہذا شمالی مملکت کا عصا محض 1798 تک ممتد تھا، اور جب یوحنا کو ہیکل ناپنے کا حکم دیا گیا تو اُس عصا کو ترک کرنا تھا۔

لفظ "تبدیلی" سے مراد ایک حالت یا کیفیت سے دوسری حالت یا کیفیت میں تبدیلی ہے۔ جب آدم اور حوٰنہ گناہ کیا، تو وہ اپنی اصل حالت سے "تبدیل" ہو گئے، کیونکہ وہ کامل، خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے تھے، اور ان میں اعلیٰ قوتیں ادنیٰ قوتوں پر قابو رکھتی تھیں۔ جب انہوں نے گناہ کیا، تو وہ ایسی حالت میں "تبدیل" ہو گئے جہاں ادنیٰ قوتوں نے اعلیٰ قوتوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ انہوں نے وہ حالت اپنی تمام اولاد کو منتقل کر دی۔

حزقی ایل کی دو لکڑیوں کے نبوتی بیان میں، خداوند نے یروشلم کو سر، یعنی دارالحکومت، چنا جہاں بادشاہ سکونت کرتا تھا۔ اسے برتر اقتدار ہونا تھا۔ دو لکڑیوں کی تمثیل میں جنوبی مملکت شمال کی اعلیٰ مملکت کے مقابلے میں زیریں قوت تھی۔ وہ تبدیلی جو دو لکڑیوں کے جوڑے جانے سے ظاہر کی گئی، اس بات کی متقاضی تھی کہ جنوبی مملکت کو دوبارہ اس کے سربراہی کے مقام پر لایا جائے۔ اسے شمالی مملکت کی طرف رجوع کرنا تھا، کیونکہ تب وہ حقیقی شمال کے بادشاہ کے ساتھ مل

جاتی تھی اور حقیقی شمالی مملکت کی تخت گاہ سے وابستہ ہو جاتی تھی۔

اسی وجہ سے، شمالی مملکت صرف 1798 تک ہی پہنچی، اور یوحنا کو حکم دیا گیا کہ صحن کو چھوڑ دے، جو خود بھی صرف 1798 تک ہی پہنچتا تھا۔ تیسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ جنوبی مملکت دو ہزار تین سو سال کی عصا کے ساتھ جوڑی جائے گی، لیکن شمالی مملکت اس وقت ختم ہو جائے گی جب الوہیت اور انسانیت کا اتحاد پیکل کے ان دو حصوں کے اندر مکمل ہو جائے گا جنہیں بعد ازاں یوحنا نے ناپا۔ تیسرے فرشتے کی آمد پر شمالی مملکت 46 کی کڑی کے ذریعے جنوبی مملکت سے مربوط تھی، لیکن وہ 1844 سے براہ راست نہ جڑی، جیسا کہ جنوبی مملکت جڑی تھی۔

جنوبی مملکت کا ربط چھیالیس برس کے پیکل کے ساتھ بھی تھا، اور الوہیت و انسانیت کے اُس امتزاج کے ساتھ بھی، جس کی نمائندگی دو سو بیس برسوں کے ذریعے کی گئی تھی۔ شمالی مملکت نے 1798 میں چھیالیس برس والے پیکل کی بنیاد کی نشاندہی کی، مگر وہیں اس کا خاتمہ ہوا؛ کیونکہ بطور بنیاد، اس نے اُس جسد کی نمائندگی کی جیسے مسیح نے اپنے اوپر اختیار کیا تھا، اور اُس کا جسد بنیاد عالم ہی سے ذبح کیا گیا تھا۔ تمام پیکل باہم قابل تبادلہ علامتیں ہیں، اور 1798 میں چھیالیس برس والے پیکل کی بنیاد اُس کے انسانی جسد کی تعیین کرتی ہے، اور 1844 میں اُن چھیالیس برسوں کا اختتام اُس کی الوہیت کی تعیین کرتا ہے۔

1798 تک جس لشکر کو روندا گیا تھا، وہ خدا کا مقدس نہ تھا، اگرچہ اس عرصے میں خدا کے مقدس کو بھی روندے جانے کے طور پر پیش کیا گیا تھا؛ لیکن وہ روندا جنوبی مملکت میں ہو رہا تھا، جہاں خدا نے اپنا مقدس اور اپنا نام رکھنے کے لیے یروشلم کو چن لیا تھا۔ وہ لشکر جسے روندا گیا تھا، غیر قوموں کی نمائندگی کرتا تھا؛ وہ بدن کی نمائندگی کرتا تھا۔

جب آدم اور حوٰئے نے گناہ کیا تو "سات زمانے" یعنی سات ہزار برس تک انسانیت کا گناہ کے ہاتھوں پامال ہونے کا دور شروع ہوا۔ اس وقت دنیا کی بنیاد سے ذبح کیا ہوا برہ نے انسانیت کی گناہ آلودہ برہنگی کو ڈھانپنے کے لیے بروں کی کھالیں فراہم کیں۔ جب 1798 میں انسانیت کی یہ پامالی اختتام کو پہنچی، تو وہی برہ، جو پیکل کی ہر مقدس تمثیل کی بنیاد اور معمار ہے، دوبارہ ذبح کیا گیا۔ وہیں شمالی بادشاہت اور اس میں نمائندگی پانے والی انسانی پیکل کا خاتمہ ہوا۔

1798 میں وہ جعلی ضد مسیح قتل کر دیا گیا، جب اُس نے ساڑھے تین نبوتی برس تک اپنی شیطانی گواہی دے دی تھی؛ یہ مدت 538 میں اُس کے اختیار پانے سے شروع ہوئی، اور اس سے پہلے 508 سے شروع ہونے والی تیس برس کی تیاری تھی۔ یہ مسیح کی تیس برس کی تیاری کا شیطانی جعلی نمونہ تھا جو اُس کی پیدائش سے شروع ہوئی اور اُس کے بیپتسمہ کے وقت اختیار ملنے پر ختم ہوئی؛ اس کے بعد اُس نے ساڑھے تین حقیقی برس تک اپنی گواہی دی، یہاں تک کہ وہ اس مقام تک پہنچا جہاں دنیا کی بنیاد سے ذبح کیا ہوا برہ مصلوب کیا گیا۔ تب اُس کا یہ وعدہ پورا ہوا کہ جب پیکل ڈھا دی جائے گی تو وہ اسے تین دن میں پھر اٹھا دے گا۔

وہی اپنے بدن کے پیکل کو اٹھانے والا تھا، کیونکہ جی اٹھنے کا عمل اس کی الوہیت کی قدرت ہی سے انجام پایا، کیونکہ مصلوبیت کے وقت اس کی الوہیت نہیں مری تھی، صلیب پر مرنے والی اس کی انسانیت تھی، کیونکہ خدا کا مرنا ناممکن ہے۔

'میں قیامت اور زندگی ہوں' (یوحنا 11:25)۔ وہ جس نے کہا تھا، 'میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں' (یوحنا 10:17)، وہ قبر سے نکل آیا، اُس زندگی کے ساتھ جو خود اسی میں تھی۔ انسانیت مر گئی؛ الوہیت نہ مری۔ اپنی الوہیت میں، مسیح کے پاس موت کے بندھن توڑنے کی قدرت تھی۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ اُس کے پاس اپنی ذات میں زندگی ہے تاکہ جسے چاہے زندگی بخشے۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 301.

1798 میں، انسانی ہیکل، جو "شمالی بادشاہت" کا میزبان تھا، اختتام کو پہنچا، کیونکہ ادنیٰ فطرت کی علامت ہونے کے ناطے وہ دوسری آمد پر جی اٹھنے تک تبدیل نہیں ہو سکتا تھا۔ تاہم اس نے چھالیس برس کی بنیاد کی نشاندہی کی، جب مسیح نے اس ہیکل کو اٹھایا جو تبدیل کی جا سکتی تھی، جس کی نمائندگی "جنوبی بادشاہت" کرتی تھی، جو ذہن کی اعلیٰ قوتوں کی علامت تھی، اور جو اس لمحے تبدیل ہو جاتی ہے جب ایک گنہگار راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔

اسی بنیاد پر جو خود مسیح نے رکھی تھی، رسولوں نے خدا کی کلیسیا تعمیر کی۔ صحائف مقدسہ میں کلیسیا کی تعمیر کی وضاحت کے لیے اکثر ہیکل کی تعمیر کی تمثیل استعمال کی گئی ہے۔ زکریاہ مسیح کو اُس "شاخ" کے طور پر بیان کرتا ہے جو خداوند کا ہیکل بنائے گا۔ وہ غیر قوموں کے اس کام میں حصہ لینے کا بھی ذکر کرتا ہے: "جو دور ہیں وہ آئیں گے اور خداوند کے ہیکل میں تعمیر کریں گے"؛ اور یسعیاہ اعلان کرتا ہے، "اجنبیوں کے بیٹے تیری فصیلیں تعمیر کریں گے۔" زکریاہ 6:12، 15؛ یسعیاہ 60:10۔

اس ہیکل کی تعمیر کے بارے میں لکھتے ہوئے، پطرس کہتا ہے، "اس کے پاس آ کر، جو زندہ پتھر ہے، اگرچہ آدمیوں کی طرف سے مردود ٹھہرا مگر خدا کے نزدیک برگزیدہ اور بیش قیمت، تم بھی زندہ پتھروں کی طرح ایک روحانی گھر اور مقدس کہانت بنائے جا رہے ہو تاکہ روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہوں۔" 1 پطرس 2:4، 5۔

یہودی اور غیر قوموں کی دنیا کی پتھر کی کان میں رسولوں نے محنت کی، اور بنیاد پر رکھنے کے لیے پتھر نکالتے رہے۔ افسس کے ایمانداروں کو لکھے گئے اپنے خط میں پولس نے کہا، 'پس اب تم اجنبی اور پردیسی نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ساتھ ہم وطن اور خدا کے گھرانے کے لوگ ہو؛ اور رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر کیے گئے ہو، جس کا کونے کا سیرہ خود مسیح یسوع ہے؛ جس میں ساری عمارت ٹھیک طور سے مل کر جوڑی جاتی ہے اور خداوند میں ایک مقدس ہیکل بنتی جاتی ہے؛ اور جس میں تم بھی روح کے وسیلہ سے خدا کا مسکن ہونے کے لیے ایک ساتھ تعمیر کیے جاتے ہو۔' افسیوں 2:19-22۔

اور کرتھیوں کو اس نے لکھا: "خدا کے اُس فضل کے مطابق جو مجھے بخشا گیا ہے، میں نے ایک دانشمند معمار کی طرح بنیاد رکھ دی ہے، اور دوسرا اس پر عمارت اٹھاتا ہے۔ لیکن ہر ایک احتیاط کرے کہ وہ اس پر کس طرح عمارت اٹھاتا ہے۔ کیونکہ جو بنیاد ڈالی گئی ہے اُس کے سوا اور کوئی بنیاد کوئی نہیں رکھ سکتا، اور وہ ہے یسوع مسیح۔ اب اگر کوئی اس بنیاد پر سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، گھاس، بھوسا عمارت اٹھائے؛ تو ہر ایک کا کام ظاہر ہو جائے گا، کیونکہ وہ دن اسے ظاہر کرے گا، اس لیے کہ وہ آگ سے منکشف ہوگا؛ اور آگ ہر ایک کے کام کو آزمائے گی کہ وہ کیسے ہے۔" 1 کرتھیوں 3:10-13۔

رسولوں نے ایک یقینی اور مضبوط بنیاد پر، یعنی صخر ازل پر، تعمیر کی۔ اسی بنیاد پر وہ پتھر لائے جو انہوں نے دنیا سے تراش کر نکالے تھے۔ ان معماروں کی محنت رکاوٹوں سے خالی نہ تھی۔ مسیح کے دشمنوں کی مخالفت نے ان کے کام کو نہایت دشوار بنا دیا تھا۔ انہیں اُن لوگوں کی تنگ نظری، تعصب اور نفرت کا مقابلہ کرنا پڑا جو باطل بنیاد پر تعمیر کر رہے تھے۔ کلیسیا کے معماروں کے طور پر کام کرنے والے بہت سے لوگ نجمیہ کے زمانے کے دیوار بنانے والوں سے تشبیہ دیے جا سکتے ہیں، جن کے بارے میں لکھا ہے: "جو دیوار بناتے تھے اور جو بوجھ اٹھاتے اور لادتے تھے، سب کے سب ایک ہاتھ سے کام کرتے تھے اور دوسرے ہاتھ میں ہتھیار پکڑے رکھتے تھے۔" نجمیہ 4:17۔ اعمال رسول، 595، 596۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

انسان کے سقوط نے پورے آسمان کو غم سے بھر دیا۔ وہ دنیا جو خدا نے بنائی تھی گناہ کی لعنت سے برباد ہو گئی تھی اور ایسی مخلوقات سے آباد تھی جو بدبختی اور موت کے لیے مقدر تھیں۔

جنہوں نے شریعت کی خلاف ورزی کی تھی ان کے لیے کوئی مفر دکھائی نہ دیتا تھا۔ فرشتوں نے اپنی حمد و ثنا کے نغمے بند کر دیے۔ آسمانی درباروں میں ہر طرف اس بربادی پر ماتم تھا جو گناہ نے برپا کی تھی۔

خدا کا بیٹا، آسمانوں کا جلالی سپہ سالار، گرے ہوئے انسانوں پر ترس کھا گیا۔ کھوئی ہوئی دنیا کے دکھ اُس کے سامنے آئے تو اُس کا دل لامحدود رحمت سے پسیج گیا۔ مگر الہی محبت نے ایک ایسا منصوبہ باندھا تھا جس کے وسیلے سے انسان کو چھڑایا جا سکے۔ خدا کی ٹوٹی ہوئی شریعت گناہگار کی جان کا تقاضا کرتی تھی۔ ساری کائنات میں صرف ایک ہی تھا جو انسان کی طرف سے اس کے تقاضوں کو پورا کر سکتا تھا۔ چونکہ الہی شریعت خود خدا کی مانند مقدس ہے، اس کی خلاف ورزی کا کفارہ صرف وہی ادا کر سکتا تھا جو خدا کے برابر ہو۔ شریعت کی لعنت سے گرے ہوئے انسان کو چھڑا کر اُسے پھر سے آسمان کے ساتھ ہم آہنگی میں لانا مسیح کے سوا کسی کے بس میں نہ تھا۔ مسیح اپنے اوپر گناہ کا قصور اور شرمندگی اٹھالے گا—ایسا گناہ جو ایک قدوس خدا کے نزدیک اتنا ناپسندیدہ ہے کہ وہ باپ اور اُس کے بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ مسیح تباہ حال نسل کو بچانے کے لیے مصیبت کی گہرائیوں تک اتر آئے گا۔

باپ کے حضور اس نے گناہگار کی طرف سے درخواست کی، جب کہ آسمانی لشکر ایک ایسی شدت دلچسپی کے ساتھ نتیجے کے منتظر تھے جیسے الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ وہ پراسرار مشاورت - "مشورتِ سلامتی" (زکریاہ 6:13) - گرے ہوئے بنی آدم کے فرزندوں کی خاطر طویل عرصہ تک جاری رہی۔ نجات کا منصوبہ زمین کی تخلیق سے پہلے ہی مرتب کیا گیا تھا؛ کیونکہ مسیح "وہ برہ" ہے جو بنیادِ عالم سے ذبح کیا گیا" (مکاشفہ 13:8)؛ پھر بھی یہ ایک کشمکش تھی، حتیٰ کہ کائنات کے بادشاہ کے لیے بھی، کہ اپنے بیٹے کو مجرم نسل کی خاطر مرنے کے لیے حوالہ کر دے۔ لیکن "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا 3:16۔ آہ، مخلصی کا بھیدا! اس دنیا کے لیے خدا کی محبت جس نے اس سے محبت نہ کی! اس محبت کی گہرائیوں کو کون جان سکتا ہے جو "علم سے بڑھ کر" ہے؟ لامتناہی زمانوں تک لا فانی ذہن، اس ناقابلِ فہم محبت کے بھید کو سمجھنے کی جستجو میں، حیران ہوں گے اور پرستش کریں گے۔

خدا مسیح میں ظاہر ہونا تھا، 'دنیا کو اپنے ساتھ میل کرانا ہوا'۔ 2 کرنتھیوں 5:19۔ انسان گناہ سے اس قدر پست ہو چکا تھا کہ محض اپنی ذات میں اس کے لیے اُس کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ناممکن تھا جس کی فطرت پاکیزگی اور نیکی ہے۔ لیکن مسیح، شریعت کی سزا سے انسان کو چھڑا لینے کے بعد، الہی قوت عطا کر سکتا تھا جو انسانی کوشش کے ساتھ متحد ہو۔ یوں خدا کی طرف توبہ اور مسیح پر ایمان کے ذریعہ آدم کی گری ہوئی اولاد پھر سے 'خدا کے فرزند' بن سکتی تھی۔ 1 یوحنا 3:2۔ آباء و انبیاء، 63، 64۔